19 ۔ اونٹ کی شادی

دلاور فگار

بند نمبر1

نیا یہ آج کے پرچے نے گل کھلایا ہے
کہ سہرا باندھ کے اک اونٹ بلبلایا ہے

مفہوم:

آج کے اخبار نے یہ نیا گل کھلایا ہے کہ ایک اونٹ نے شادی کے لئے سہرا باندھا اور بلبلایا۔

تشریح:

دلاور فگار کا شمار مشہور مزاحیہ شعرا میں ہوتا ہے۔ وہ واقعاتی اور طنزیہ مزاح نگاری سے لطیف نکتہ پیدا کرتے ہیں۔

زیرِ تشریح شعر میں دلاور فگار اونٹ کی شادی کو موضوعِ سخن بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ آج کے اخبار میں انوکھی اور مضحک خبر شائع ہوئی ہے کہ ایک اونٹ کو شادی کا سہرا باندھا گیا وہ شادی کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ سہرا باندھ کے اونٹ بلبلایا ہے۔ شادی دو افراد کے درمیان ازدواجی اور شرعی بندھن ہے اور اس اہم بندھن کو باندھنے کی کچھ رسمیں ہیں جن میں سے ایک معروف رسم سہرا باندھنا ہے۔ کچھ لوگ از راہِ تفنن اپنے پیارے پالتو جانوروں کی شادی کی رسم بھی منعقد کر لیتے ہیں۔ آج کے اخبار کے تازہ شمارے میں بھی ایسی ہی نرالی گل فشانی کی گئی ہے۔ کہ ایک اونٹ سہرا باندھ کے بلبلا اٹھا۔ گویا اسے اس پُر مسرت موقع کی نزاکت و اہمیت کا احساس تھا۔ شاعر نے لفظ بلبلانا سے بعد از شادی کی، بِلبلاہٹ مراد لی ہے۔ عام طور پر مرد شادی کے بعد بلبلاتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ شادی کے بعد کی ذمہ داریوں اور بیوی کی ناز برداریوں سے بلبلا اٹھتے ہیں۔ نان نفقے کی ذمہ داری، بچوں کے مختلف اخراجات کا بندوبست، بیوی کے ناز نخرے اور تابع فرمانی اچھے اچھے مردوں کا پِتا پانی کر دیتی ہے۔ اور وہ بلبلا اٹھتے ہیں۔ آج کے اخبار میں یہ نیا گل کھلایا گیا ہے کہ ایک اونٹ سہرا باندھنے کے بعد بلبلا اٹھا۔ دلاور فگار نے اونٹ کو سہرا باندھے دیکھ کر مردوں کی شادی کے بعد کی کیفیت کو بطور تمثیل مراد لیتے ہوئے مزاح پیدا کیا ہے کہ میاں سہرا باندھ کر ذمہ داری تو اٹھالی اب زندگی بھر پچھتاؤ گے اور یہ کہتے ہوئے پائے جاؤ گے۔

کدی تے پیکے جانی بیگم
آوے سکھ دا ساہ نی بیگم

ایک کہاوت ہے کہ اونٹ بلبلاتا ہی لدتا ہے۔ اب سہرا باندھ کر اونٹ اپنے اوپر ذمہ داریوں کے بوجھ کا سوچ کر بلبلا اٹھا ہے۔ اب ساری زندگی بڑبڑائے گا۔

بند نمبر2

شتر کے گھر میں پیام بہار ہے سہرا
کبھی کبھی تو بڑا بے مہار ہے سہرا

مفہوم:

شادی کا سہرا اونٹ کے گھر میں نئی بہار کا پیغام ہے، لیکن یہ سہرا کبھی کبھی بے مہار ثابت ہوتا ہے۔

تشریح:

دلاور فگار مشہور مزاحیہ نظم گو شاعر تھے۔ان کا مزاحیہ کلام واقعاتی اور طنزیہ مزاح نگاری پر مبنی ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں دلاور فگار اونٹ کی شادی کو موضوعِ سخن بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اونٹ کی سہرا بندی اگرچہ ایک مضحک بات ہے جس کی اخبار میں تصویر شائع ہوئی ہے۔ لیکن سہرا بندی تو خوشی کا موقع ہے۔ یہ شادی کی اہم رسم ہے۔اب جب اونٹ کو سہرا باندھا گیا ہے تو یہ اس کے گھر میں موسم بہار کا پیغام ہے۔دل کی غمی کو خزاں اور دل کی خوشی کو بہار کے موسم سے تشبیہ دی جاتی ہے۔اونٹ کا دل تو خوش ہے ہی کہ اس کے گھر میں بھی رونق اور چہل پہل ہو گی۔ شادی کے بندھن کی محبت کی خوشی بھی ہو گی اور بیوی بچوں سے رونق بھی۔اونٹ کی نسل آگے بڑھے گی۔ کبھی کبھی یہ سہرا شترِ بے مہار کا کام کرتا ہے۔اب ایسا ہے کہ شتر کے لیے اگر سہرا بے مہار ثابت ہوا تو "شترِ بے مہار" کی مثل صادق آئے گی۔ شترِ بے مہار کے کنایہ سے بے لگام اور بے قابو زندگی اور مزاح مراد لیا جاتا ہے۔ سہرا ابھی کبھی کبھی بے مہار ہو جاتا ہے۔اب دیکھیں تو یہ انسانوں کے سر سے بے لگام ہو کر اونٹ کے سر پر جا پہنچا۔اسے مردوں کی شادی کے دن کی علامت سمجھا جاتا تھا اب اونٹ جیسے جانور کی شادی کے دن کی رسمی علامت بھی بن گیا۔شتر کے معاملے میں سہرا شترِ بے مہار ہو گیا۔

بند نمبر 3

میرے بنّے کو مبارک یہ خوشگوار گھڑی
کہ سر کا درد بڑھا ناک میں نکیل پڑی

مفہوم:

میرے دولہے کو یہ خوشگوار لمحات مبارک ہوں۔اب شادی کے بعد سر کا درد بڑھ جائے گا اور آزادی ختم ہو جائے گی۔

تشریح:

دلاور فگار کا شمار مشہور مزاح نگار شعرا میں ہوتا ہے۔ وہ واقعاتی اور طنزیہ مزاح نگاری سے لطیف نکتہ پیدا کرتے ہیں۔

زیرِ تشریح شعر میں دلاور فگار اونٹ کی شادی کو موضوعِ سخن بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ آج کے اخبار میں اونٹ کی سہرا بندی کی تصویر چھپی ہے۔اونٹ سہرا باندھ کے بلبلایا ہے۔میرے بنّے کو یہ خوشگوار لمحات مبارک ہوں۔ شادی خانہ آبادی ہوتی ہے۔اونٹ کی خوشی حقیقی ہے کہ گھر میں رونق اور چہل پہل ہو گی۔ شادی کے بندھن کی خوشی اس کے چہرے پر عیاں ہے لیکن اس خوشی میں اس کے لیے فکرمندی کا سامان بھی موجود ہے۔ابھی تو خوشی ہے لیکن بعد میں جب ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانا پڑے گا تو وقت بے وقت کا دردِ سر ہو گا۔بے مہار زندگی ختم ہو جائے گی۔ اور ذمہ داریوں کی نکیل پڑ جائے گی۔ شاعر نے انسانی شادی کے بعد کے اثرات کو مراد لیا ہے۔شادی کی تقریبات کا تو بہت جوش و خروش سے اہتمام کیا جاتا ہے۔ لیکن بعد میں گھریلو ذمہ داریاں، بیوی کی ناز برداری ناک میں نکیل ڈال کر ناک میں دم کر دیتی ہے۔ جینا محال ہو جاتا ہے۔اب اونٹ

سہرا بندی پر تو خوش ہے لیکن بعد کی سردردی سے ناواقف ہے۔ اب سر کا درد بڑھے گا اور طرح طرح کی ذمہ داریوں کی نکیل پڑ جائے گی۔ آزادی کا دور اب ختم ہوا اور قید دوام کا آغاز ہو گیا۔

بند نمبر 4

سمجھ لیا تھا جسے جانور سواری کا
وہ اونٹ بوجھ اٹھائے گا ذمہ داری کا

مفہوم:

ہم اونٹ کو محض سواری کا جانور سمجھتے تھے۔ اب پتہ چلا یہ جانور ذمہ داریوں کا بوجھ بھی اٹھائے گا۔

تشریح:

دلاور فگار کا شمار مشہور مزاح نگار شعرا میں ہوتا ہے۔ وہ واقعاتی اور طنزیہ مزاح نگاری سے لطیف نکتہ پیدا کرتے ہیں۔

زیرِ تشریح شعر میں دلاور فگار اونٹ کی شادی کے منفرد واقعہ کو موضوعِ سخن بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ آج کے اخبار میں اونٹ کی شادی کی خبر شائع ہوئی ہے۔ انسانوں کی سہرا بندی تو معمول کی رسم ہے لیکن اونٹ کی سہرا بندی انوکھا واقعہ ہے۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ اونٹ سواری کا جانور ہے۔ اونٹ صحرائی جہاز کہلاتا ہے۔ اس پر صدیوں سے انسان سفر کرتا آیا ہے۔ اسے اونٹ گاڑی میں بھی جوتا جاتا ہے۔ انسانی بوجھ اور ساز و سامان کا بوجھ اٹھانا تو اونٹ کے لیے روایتی اور قدرتی عمل ہے لیکن آج جس اونٹ کی شادی کی تصویر چھپی ہے یہ اونٹ انسانی اور ساز و سامان کا بوجھ اٹھانے کے بجائے ذمہ داری کا بوجھ اٹھائے گا۔ شادی خانہ آبادی بھی ہے اور نکیل بندی بھی۔ گھر کی مختلف ذمہ داریاں اٹھانا پڑتی ہیں۔ نان نفقے کے علاوہ بیوی بچوں کے ناز نخرے بھی برداشت کرنا ہوتے ہیں۔ انسانی معاشرتی زندگی میں شادی سے پہلے اور بعد کی زندگی کو شاعر نے مراد لیتے ہوئے اونٹ پر محمول کیا ہے کہ اب اس کا مستقبل طرح طرح کی ذمہ داریوں کے بوجھ تلے دبا ہو گا۔ شاعر نے لطیف نکتہ پیدا کیا ہے کہ ہم تو سمجھتے تھے اونٹ محض سامان کا بوجھ اٹھاتا ہے، یہ اونٹ شادی کی ذمہ داری کا بوجھ اٹھائے گا۔ یہ واقعی ایک اچھوتی بات ہے کہ اونٹ اب ازدواجی ذمہ داریاں اٹھائے گا۔

مشہور کہاوت ہے کہ "اونٹ کی پکڑ اور عورت کے مکر سے خدا بچائے" لیکن اب اونٹ جب خود ذمہ داریوں کی پکڑ میں آئے گا تو شادی کی پکڑ کا پتہ چلے گا!

بند نمبر 5

میاں شتر کو مبارک یہ رشتہ شادی
اسی کو کہتے ہیں اردو میں قیدِ آزادی

مفہوم:

اونٹ جواب میاں بن چکے، ان کو شادی کا رشتہ مبارک ہو لیکن میاں اونٹ! اردو میں شادی کو قیدِ آزادی کہتے ہیں۔

تشریح:

دلاور فگار کا شمار مشہور مزاح نگار شعرا میں ہوتا ہے۔ وہ واقعاتی اور طنزیہ مزاح نگاری سے لطیف نکتہ پیدا کرتے ہیں۔

زیرِ تشریح شعر میں دلاور فگار اونٹ کی شادی کی انوکھے واقعے کو موضوعِ سخن بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ اخبار میں ایک اونٹ کی سہرا باندھ کر بلبلانے کی تصویر شائع ہوئی ہے۔ شاعر نے اونٹ کی شادی کو مرد کی شادی کے بعد کے اثرات پر محمول کیا ہے کہ میاں اونٹ ابھی تو شادی کی خوشی سے باغ باغ ہیں۔ ان کو شادی خانہ آبادی کا یہ رشتہ بہت مبارک ہو۔ خدا کرے ان کو بعد از شادی خوشیاں ملیں اور اس تعلق کے قائم ہونے سے ان کے لئے مبارک لمحات آئیں لیکن اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہ شادی ان کے لیے قیدِ آزادی ثابت ہو گی۔ اب ذمہ داریوں کا بوجھ ہو گا۔ آزادی محدود ہو جائے گی۔ اگرچہ تنگی قفس تو نہیں لیکن قیدِ آزادی ضرور ہو گی۔ عام طور پر مرد شادی کے بعد بہت سی آزادیاں سلب کروالیتا ہے۔ خانہ آبادی کے نام پہ بہت سی کڑی ذمہ داریاں اور پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں۔ ادیب حضرات اسے قیدِ آزادی سے موسوم کرتے ہیں۔ دلاور فگار نے اسی کیفیت کو بیان کیا ہے کہ سہرا باندھ کے اب اونٹ قیدِ آزادی میں چلا گیا ہے۔

بند نمبر 6

میاں شتر نئی گاڑی لیے سفر کو چلے
مجھے خوشی ہے کہ تم آ گئے پہاڑ تلے

مفہوم:

میاں اونٹ اب زندگی کی نئی گاڑی لے کر سفر پر روانہ ہوئے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ اب اونٹ پہاڑ کے نیچے آیا ہے۔

تشریح:

دلاور فگار مشہور مزاح نگار شاعر تھے۔ ان کا شگفتہ کلام واقعاتی اور طنزیہ مزاح نگاری پر مبنی ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں دلاور فگار اونٹ کی شادی کے انوکھے واقعے کو موضوعِ سخن بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ آج کے اخبار میں اونٹ کی شادی کی نرالی تصویر شائع ہوئی ہے۔ میاں اونٹ کی زندگی کی نئی گاڑی کے سفر کا آغاز ہوا ہے۔ مشہور کہاوت ہے کہ اونٹ جب تک پہاڑ کے نیچے نہ آئے اپنے سے اونچا کسی کو نہیں جانتا، اب شادی کے بعد کی ذمہ داریوں کے پہاڑ کے نیچے آ کر اسے اپنی نئی حقیقت پتا چلے گی۔ بعد از شادی کی ذمہ داریاں، ہمسفر کی ناز برداریاں اسے چھٹی کا دودھ یاد دلا دیں گی۔ اونٹ گاڑی تو مشہور ہے بار برداری کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ نئی چیز ملے تو خوش ہوتی ہے۔ اب تو میاں اونٹ کو ازدواجی زندگی کی نئی گاڑی ملی ہے۔ اب خوشی دوچند ہو گی۔ اس سفر پر میاں اونٹ عازمِ سفر تو ہوئے ہیں لیکن اب اونٹ کو اپنا قد کاٹھ معلوم ہو گا۔ یوں سمجھیں میاں اونٹ کہ اب آپ پہاڑ تلے آ گئے کیونکہ اپنے سے زبردست ہونے کا مقابلہ ہونے پر ہی اپنی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ اب شادی کی ذمہ داریوں کا پہاڑ اٹھاؤ گے تو اپنی حقیقت کا پتہ چلے گا۔ شاعر نے ازدواجی کڑی ذمہ داریوں کو پہاڑ سے تشبیہ دے کر اونٹ کا پہاڑ کے نیچے آنا کی کہاوت کے ساتھ منسلک کر کے شگفتہ معانی پیدا کیے ہیں۔ شادی کے بعد مرد جن کڑی ذمہ داریوں اور پابندیوں کے بندھن میں بندھ جاتا ہے اس پر محمول کرتے ہوئے اونٹ کو خبردار کیا گیا ہے کہ آپ بہت بڑے قد و قامت کے ضرور ہیں لیکن اب آپ اس پہاڑ کے نیچے آ گئے تو اپنی نئی اصلیت کا مزا چکھو گے۔

بند نمبر 7:

مجھے بیاہ کی تصویر بھیج دیں جھٹ پٹ

یہ دیکھنا ہے کہ بیٹھے ہیں آپ کس کروٹ

مفہوم:

میاں اونٹ مجھے شادی کی تصویر فوراً بھیج دیں۔ مجھے دیکھنا ہے کہ آپ کس کروٹ بیٹھے اور شادی کے معاملے کا انجام کیا ہوا۔

تشریح:

دلاور فگار کا شمار مشہور مزاح نگار شعرا میں ہوتا ہے۔ وہ واقعاتی اور طنزیہ مزاح نگاری سے لطیف نکتہ پیدا کرتے ہیں۔

زیرِ تشریح شعر میں دلاور فگار نے اونٹ کی شادی کو موضوعِ سخن بنایا ہے کہ اخبار میں اونٹ کی سہرا بندی کی تصویر شائع ہوئی ہے جو شادی کا بندھن اٹھاتے ہوئے بلبلایا ہے۔ شادی خوبصورت بندھن ہے لیکن بعد از شادی کی کڑی ذمہ داریاں بہت سے پہرے لگا دیتی ہیں اور آزادی سلب ہو جاتی ہے۔ میاں اونٹ بھی بعد از شادی کی اس صورت حال کے کڑوے گھونٹ پییں گے۔ شاعر کہتا ہے کہ میاں اونٹ آپ مجھے اپنی شادی کی تصویر جلد از جلد بھیج دیں تاکہ پتہ چلے کہ آپ کس کروٹ بیٹھے ہیں۔ مشہور کہاوت ہے کہ اونٹ دیکھئے کس کروٹ بیٹھتا ہے یعنی دیکھیں معاملے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ شاعر کہتا ہے مجھے بھی دیکھنا ہے آپ کی شادی کا کیا نتیجہ نکلا۔ انسانی زندگی میں تو مرد حضرات آہ و فغاں کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ شادی کا پھل کھا کے پچھتا رہے ہیں اور ذمہ داریوں نے کمر ٹیڑھی کر دی ہے۔ اپنی خوشی سے آنے، جانے، کھانے اور رہنے کی آزادیاں ختم ہو گئی ہیں۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ آپ پہاڑ کے نیچے آ کر کیسا محسوس کر رہے ہیں۔ کہیں آپ کو زبردستی تو اس بندھن میں نہیں باندھ دیا گیا اور آپ کے ساتھ "اونٹ لدے بے گاری" کا معاملہ تو نہیں ہو گیا کہ آپ کے بارے میں تو مشہور تھا کہ "اونٹ فرشتے کی ذات ہے"۔

بہر حال آپ کی سہرا بندی کی خبر سے یہ بات تو صادق ہو گی "اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی"۔